# میلاد پر سجاوٹ کی جگہ غریب کی مدد کردیں تو؟



ریفرنس نمبر: Lar10097 تاریخ: 22-10-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میلاد شریف کے موقع پر جو شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے سجاوٹ وغیرہ کی جاتی ہے، بعض لوگ اس پر تنقید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کے بجائے فلاحی کاموں، مثلاً: کسی حاجت مند کی حاجت پوری کرنے، کسی غریب کی بیٹی کی شادی کرنے وغیرہ کاموں میں اتنی رقم لگادی جاتی۔ حالانکہ ان لوگوں کا اصل مقصود جائز سجاوٹ وغیرہ سے روکنا ہوتا ہے، فلاحی کاموں میں رقم لگوانا مقصود نہیں ہوتا۔ اس طرح کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

میلاد شریف کے موقع پر شرعی حدود میں رہتے ہوئے سجاوٹ وچراغاں وغیرہ کرنا، شرعاً جائز ہے اور اچھی نیت مثلاً: اللہ تعالیٰ کی نعمت کا چرچا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اظہار محبت وغیرہ سے ہو، تو باعث ثواب بھی ہے اور شرعی حدود میں رہتے ہوئے، جائز کاموں پر اپنا مال خرچ کرنا شرع میں ممنوع نہیں ہے۔ فلاحی کاموں کی وجہ سے زندگی کے دوسرے شعبہ جات میں اس طرح کی پابندیاں ایسے لوگ نہیں لگاتے، مثلاً: ایسے لوگ یہ نہیں کہتے کہ: ”لوگ انڈرائڈ موبائل کے بجائے سادہ معمولی قیمت والا موبائل لیں اور زائد رقم کو فلاحی کاموں پر خرچ کریں۔ گھروں میں ٹائلیں، مہنگے فانوس، قالین، پردے، صوفے، پلنگ، اے سی، کولر وغیرہ استعمال نہ کیے جائیں، کوٹھیوں اور بنگلوں وغیرہ بڑے گھروں میں کوئی نہ رہے، بلکہ بقدر ضرورت رقم استعمال کرکے بقیہ رقم فلاحی کاموں میں لگائی جائے۔ اسی طرح عمدہ کپڑے کوئی نہ پہنے، عمدہ کھانے کوئی نہ کھائے، اچھے اسکولوں میں بچوں کو کوئی نہ پڑھائے، مہنگی گاڑیوں میں سفر کوئی نہ کرے، مہنگی گاڑیاں کوئی نہ خریدے، بقدر ضرورت یہ چیزیں لے کر بقیہ رقم فلاحی کاموں میں لگائی جائے، شادی کے موقع پر مہنگے ہوٹلوں میں عمدہ کھانوں وغیرہ کا انتظام نہ کیا جائے، جہیز کے

نام پر کثیر رقم خرچ نہ کی جائے بلکہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اپنی شہزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو سادہ جہیز دیا، اسی طرح آج بھی سادہ جہیز دیا جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔" بلکہ زندگی کے ان شعبہ جات میں خود یہ لوگ اپنے معاملے میں بھی اس اصول کو نہیں اپناتے، خود اپنی ذات کے لیے ساری سہولیات اپناتے ہیں، اس وقت غریبوں کی طرف بالکل دھیان نہیں جاتا، نیز شادی، جشن آزادی وغیرہ مواقع پر ہونے والی سجاوٹ ولائٹنگ پر بھی ان لوگوں کو غریبوں کا خیال نہیں آتا، جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان لوگوں کا مقصد صرف اور صرف نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش مبارک کے موقع پر خوشی کرنے سے، سجاوٹ وغیرہ کرنے سے لوگوں کو روکنا ہے۔ حالانکہ قرآن پاک میں اللہ تعالی نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے جو زینت لوگوں کے لیے نکالی اسے کس نے حرام کیا ہے۔ اللہ تعالی نے اپنی نعمت کا چرچا کرنے کا حکم فرمایا ہے اور نبی رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم یقیناً اللہ تعالی کی عظیم نعمت ہیں اور اس عمل سے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کا خوب چرچا ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا میلاد شریف منایا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس عظیم نعمت کے ملنے پر جلسہ سجایا ہے، جس پر رب رحمان جل جلالہ نے ان کی تعریف فرمائی ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے: ﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی اور پاک رزق۔ **(پارہ8، سورۃ الاعراف، آیت32)**

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ **(پارہ30، سورۃ الضحی، آیت11)**

بخاری شریف میں ہے: "محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نعمۃ اللہ" ترجمہ: حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی کی نعمت ہیں۔ **(صحیح البخاری، کتاب المغازی، ج05، ص76، دار طوق النجاۃ)**

صحیح مسلم شریف میں ہے: "أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن صوم الاثنين؟ فقال: «فيه ولدت وفيه أنزل علي»" ترجمہ: اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے پیر شریف کے روزے کے

متعلق سوال کیا گیا، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسی دن میری پیدائش ہوئی اور اسی میں مجھ پر نزول وحی کی ابتداء ہوئی۔ **(کتاب الصیام، ج02، ص820، بیروت)**

سنن نسائی شریف میں ہے: ”قال معاوية رضي الله عنه: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج على حلقة يعني من أصحابه فقال: «ما أجلسكم؟» قالوا: جلسنا ندعو الله ونحمده على ما هدانا لدينه، ومن علينا بك، قال: «آلله ما أجلسكم إلا ذلك؟» قالوا: آلله ما أجلسنا إلا ذلك، قال: «أما إني لم أستحلفكم تهمة لكم، وإنما أتاني جبريل عليه السلام فأخبرني أن الله عز وجل يباهي بكم الملائكة»“ ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب علیہم الرضوان کے ایک حلقہ کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: کس چیز نے تمہیں یہاں بٹھایا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہم اللہ تعالیٰ کو پکار رہے ہیں اور اس کی تعریف کر رہے ہیں اس پر کہ اس نے ہمیں اپنے دین پر چلایا **اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے ہم پر احسان فرمایا**۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ کی قسم دیتے ہو کہ تمہیں صرف اسی بات نے یہاں بٹھایا ہے۔ انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ ہمیں صرف اسی بات نے یہاں بٹھایا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سنو میں نے تم پر تہمت کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی، میرے پاس جبریل علیہ الصلوۃ والتسلیم آئے، تو انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرما رہا ہے۔

**(سنن نسائی، کتاب آداب القضاۃ، ج08، ص249، مطبوعہ حلب)**

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــه

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد عرفان مدنی عطاری

04ربیع الاول1442ھ/22اکتوبر2020ء

**الجواب صحیح**

مفتی محمد ھاشم خان عطاری



نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے